قادیانی پیش گوئیوں کا انجام!

مرزائی ارادے اور خدائی ارادے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ :

مرزا محمود احمد صاحب سابق خلیفہ ربوہ نے ۲۳/ جولائی ۱۹۴۸ء کو پارک ہاؤس کوئٹہ میں خطبہ جمعہ کے دوران کہا تھا :

"مجھے ہزارہا غیر احمدی ملے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ احمدی بولتے بہت زیادہ ہیں' اور یہ سچ ہے' جب کوئی احمدی بولنے لگ جاتا ہے تو پھر وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لیتا' اور اگر موقع ملے تو مخاطب کو اتنا تنگ کرتا ہے کہ اسے اپنی جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ وہ بولتا ہی نہیں، اگر بولے تو پھر دوسرے کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے' ہماری مثال تو ایسی ہے کہ لوگ کہتے ہیں: "مردہ بولے کفن پھاڑے۔" (الفضل ۱۳/ اگست ۱۹۴۸ء)

مرزا محمود صاحب کی یہ مثال مجھے ان کے صاحبزادہ گرامی قدر جناب مرزا ناصر احمد خلیفہ ربوہ کے ایک خطبے سے یاد آئی' خلیفہ جی نے ۱۷/ جنوری ۱۹۷۵ء کے خطبے میں اپنے مریدوں کو نئی ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا:

"اگلے چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زور دینے کا زمانہ ہے' جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہئے' اور پھر اس کے بعد جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے غلبہ اسلام کی صدی کا ہم نے استقبال کرنا ہے۔"

"پس انصار اللہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور تربیت کا پروگرام بنائیں...... جب غلبہ اسلام کی اس عالمگیر اور ہمہ گیر جدوجہد میں وسعتیں پیدا ہوں اور اس وقت ہزاروں مربیوں کی ضرورت ہو تو ہزاروں لاکھوں مربی موجود ہوں تاکہ دنیا کو سنبھالا جاسکے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱/ فروری ۱۹۷۵ء)

غلبہ اسلام کا خواب اور اس کی الٹ تعبیر:

خلیفہ جی کے اس "کفن پھاڑ پروگرام" کو پڑھ کر ہمیں ان کے گزشتہ سال کے خطبے یاد آنے لگے' جن میں انہوں نے سات سال کے اندر اندر اپنی جماعت کو "غلبہ اسلام" کی تیاریاں مکمل کرنے کا حکم فرمایا تھا' اتنے کروڑ روپے جمع کردو' اتنے لاکھ سائیکلیں خرید لو' اتنے ہزار گھوڑے مہیا رکھو' سو میل یومیہ سائیکل چلانے کی مشق کرو' غلیل بازی میں مشاق ہو جاؤ' اور مجھ سے ان احکام کی مصلحت نہ پوچھو۔ کیوں؟ کیونکہ:

"ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا زمانہ آ گیا' ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تمام بشارتیں جو امت مسلمہ کو یہ کہہ کر

دی گئی تھیں کہ ایک جماعت پیدا ہو گی جس کے ذریعہ اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا ان کے پورے ہونے کا وقت آ گیا ہے...... اسلام کے عالمگیر غلبہ کی خوشیاں ہی ہمارے لئے حقیقی خوشیاں ہیں۔" (خطبہ عید الفطر مندرجہ الفضل ۲۶/فروری ۱۹۷۴ء)

خلیفہ صاحب کی ان الہامی بشارتوں کے نشہ سے مخمور ہو کر الفضل نے ۹/مارچ ۱۹۷۴ء کو "مخالفین حق کی روش اور ان کا انجام" کے زیر عنوان ایک تیز و تند اداریہ سپرد قلم فرمایا جس میں اپنے مخالفین کی تباہی کی پیش گوئی کرتے ہوئے لکھا:

"خدا تعالیٰ نے حقیقی اسلام (مرزائیت) کو دنیا میں غالب کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے' وہ بہر صورت غالب آئے گا' کون ہے جو خدا کے فیصلہ کو بدل سکے ؟اسلام کے غلبہ کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ جو قومیں اپنی کثرت اور طاقت و قوت کے گھمنڈ میں اسلام اور اس کے حقیقی علمبرداروں کے درپے آزار ہیں اور انہیں کالعدم کرنے کے منصوبے بنا رہی ہیں اگر وہ اپنی اس روش سے باز نہ آئیں تو پھر ان کا اس انجام سے دوچار ہونا یقینی ہے۔"

لیکن ہوا یہ کہ خلیفہ جی کا "غلبہ اسلام کا وقت آ گیا" کا اعلان ابھی فضا میں گونج رہا تھا کہ خود خلیفہ جی کے شہر میں انہی کے مریدوں کے ہاتھوں ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو ایک ایسا حادثہ رونما ہوا جو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے "مرزائی غیر مسلم اقلیت فیصلے" پر منتج ہوا' گویا سات سال میں مرزائیت کے غالب آنے کا جو خواب خلیفہ صاحب نے دیکھا تھا سات مہینے کے اندر اندر اس کی الٹ تعبیر سب کے سامنے آ گئی۔
اب خلیفہ جی نے تازہ دم ہو کر غلبہ اسلام کی صدی شروع کرنے کا نیا اعلان فرمایا ہے۔

صدی شروع ہونے میں (سال رواں چھوڑ کر) صرف پانچ سال باقی ہیں، ہمیں خطرہ ہے کہ گزشتہ اعلانات کے مطابق نئی صدی کا آغاز قادیانیت کے لئے پیام اجل ہی ثابت نہ ہو۔

بندوں کی مختلف شانیں :

دراصل اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے مختلف بندوں کے ساتھ مختلف ہوا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بعض بندے وہ ہیں جو کسی کشف والہام سے نہیں، بلکہ اپنے ذاتی خیال سے بھی کوئی بات کہہ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بات پوری کر دیتا ہے۔ حدیث میں ارشاد ہے :

> "رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی
> اللہ لا برہ۔" (صحیح مسلم)
>
> ترجمہ: "بہت سے پراگندہ منہ، جنہیں دروازوں سے دھکے دیئے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ اگر وہ قسم کھا کر کہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیں گے۔"

اور بعض بندوں سے معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے کہ وہ جب بھی کسی امر کا اظہار کرتے ہیں تو قضا و قدر کا فیصلہ اس کے خلاف ہوتا ہے، مسیلمہ کذاب جو "مسیح یمامہ" کے لقب سے مشہور تھا، اس کے بارے میں اس قسم کے بہت سے امور منقول ہیں کہ اس نے جو خوشخبری دی نتیجہ اس کے برعکس ہوا۔

مسیح قادیاں سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ :

مرزا غلام احمد صاحب کی تاریخ تجدید و مسیحیت پر قادیانی دوستوں کی دوسروں سے زیادہ نظر ہو گی۔ وہ اگر مرزا صاحب کی تاریخ پر غور کریں گے تو انہیں نظر آئے گا کہ مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک نہ ختم ہونے والے "ابتلا" کے لئے پیدا کیا تھا' اور قریباً ایک صدی سے یہ "ابتلائی شان" ان کا اور ان کے متبعین کا طرۂ امتیاز ہے۔ مرزا صاحب نے جو بات بھی بطور تحدی کے جزم و وثوق کے ساتھ شائع کی اس کا نتیجہ بطور ابتلا برعکس ہی نکلا' جس کام کے کرنے یا ہونے کا انہوں نے ارادہ کیا، قضاو قدر نے اس کی ضد کے سامان پیدا کر دیئے' اور جس چیز کو مرزا صاحب نے چاہا اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف فیصلہ فرمایا۔

مرزا صاحب کا دور تجدید :

مرزا صاحب نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ (حصہ اول) ۱۸۸۰ء میں شائع کی اور اس میں اپنے مامور من اللہ اور مجدد وقت ہونے کا اعلان فرمایا اور ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا، گویا اس وقفہ کو مرزا صاحب کا تجدیدی دور کہا جا سکتا ہے اور اس کے بعد ۱۹۰۱ء تک "مسیحی دور" کہنا چاہئے اور ۱۹۰۱ء سے ان کا دور نبوت شروع ہوا جو ۲۶ / مئی ۱۹۰۸ء پر ختم ہوا۔

براہین احمدیہ :

۱:...... تجدیدی دور میں مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حقانیت قرآن کریم پر تین سو دلائل پیش کرنے کا اعلان فرمایا لیکن تقدیر کا فیصلہ اس کے برعکس تھا۔ چنانچہ پہلی دلیل ابھی نامکمل تھی کہ براہین احمدیہ کی اشاعت خدا نے ملتوی کر دی۔

۴ :...... مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کی پچاس جلدیں لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا، مگر تقدیر آڑے آئی اور چار حصوں کے بعد ۲۳/برس تک پانچواں حصہ بھی ملتوی رہا، اور پھر پانچ کے ہندسے پر ایک نقطہ لگا کر پچاس کا عدد پورا کرنا پڑا، اور یہ حصہ بھی بعد از وفات منصۂ شہود پر آیا۔

مصلح موعود :

مشیت الٰہی کا فیصلہ کس طرح مرزا صاحب کی خواہش کے خلاف ہوتا رہا؟ اس کی ایک مثال مصلح موعود کی پیش گوئی ہے، جس میں ارادۂ خداوندی نے بار بار مرزا صاحب کے ارادوں کو شکست دی، مثلاً :

۱ :...... ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کو ایک لڑکے کے تولد کی خوشخبری سنائی، جس کی طویل و عریض صفات بیان فرمائیں، بعد میں یہ "مصلح موعود" کی پیش گوئی کے نام سے مشہور ہوئی، بہت سے لوگوں نے "پسر موعود" ہونے کا دعویٰ کیا مگر نہ یہ صفات آج تک کسی میں پائی گئیں، نہ بالاتفاق اسے مصلح موعود تسلیم کیا گیا، نہ مرزا صاحب خود ہی اس بارے میں کوئی واضح فیصلہ اپنی زندگی میں کر سکے، بلکہ ساری عمر شک و تذبذب میں مبتلا رہے۔

۲ :...... ۲۲/مارچ ۱۸۸۶ء کو اس کے لئے نو سال کی مدت تجویز فرمائی مگر نو سال کے اندر ایسا کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

۳ :...... ۸/اپریل ۱۸۸۶ء کو فرمایا کہ : "ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔" مگر مدت حمل میں بھی لڑکا نہ ہوا۔

۴ :...... ۷/اگست ۱۸۸۷ء کو ایک لڑکے کی ولادت ہوئی تو فوراً خوشخبری کا اشتہار دیا اور اس میں لکھا:

"اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸/اپریل ۱۸۸٦ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا، آج ...... وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔" (مجموعہ اشتہارات ص۱۴۱ ج۱)

تقدیر یہاں بھی تدبیر پر غالب آئی اور ۳/نومبر ۱۸۸۸ء کو "وہ لڑکا" داغ مفارقت دے گیا۔

۵ :...... ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کو میاں محمود احمد کی ولادت ہوئی تو مرزا صاحب نے پھر اشتہار دیا کہ :

"آج ......اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے، جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی، مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔" (حاشیہ مجموعہ اشتہارات ص۱۹۱ ج۱)

٦ :...... اس کے بعد ۱۹/برس تک مرزا صاحب زندہ رہے، کامل انکشاف کے بعد پھر کوئی اطلاع نہ دی کہ مرزا میاں محمود ہی مصلح موعود ہے، تاآنکہ ۲۸/فروری ۱۹۴۴ء کو مرزا صاحب کی وفات کے ۳٦ سال بعد مرزا محمود صاحب نے بالہام الٰہی

مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا' مگر خود اپنے والد کے "صحابہ" سے وہ اپنا یہ دعویٰ تسلیم نہ کرا سکے، بلکہ لاہوری جماعت نے ان پر ایسے سنگین اور گھناؤنے الزامات لگائے (اور اب تک لگائے جا رہے ہیں) جن کی موجودگی میں مصلح موعود تو کجا! انہیں عام انسانوں کا درجہ دینا بھی وہ تسلیم نہیں کرتے۔

۷ :...... جنوری ۱۸۹۷ء میں مرزا صاحب نے تحریر فرمایا کہ یہ مصلح موعود آسمانی منکوحہ سے پیدا ہوگا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ روحانی خزائن ص ۳۳۷ ج ۱۱) مگر تقدیر یہاں بھی مانع ہوئی' چنانچہ آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح ہی میں نہ آنے دی گئی، اس سے اولاد کیسے ہوتی؟

۸ :...... ۱۴/جون ۱۸۹۷ء کو صاحبزادہ مبارک احمد کی ولادت ہوئی تو مرزا صاحب نے تریاق القلوب میں اس کو "مصلح موعود" والی پیش گوئی کا مصداق قرار دے کر گویا مرزا محمود کے "مصلح موعود" ہونے کی نفی کر دی، لیکن تقدیر یہاں بھی مسکرائی اور ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ صاحبزادہ مبارک احمد بھی مرزا صاحب کی کشتِ تمنا کو خزاں نصیب کر کے ملکِ بقا کو سدھارے۔

۹ :...... اکیس برس تک تقدیر مرزا صاحب کو مصلح موعود کی پیش گوئی کے دریائے ناپیدا کنار میں ہچکولے دیتی رہی' لیکن مرزا صاحب پھر بھی مایوس نہ ہوئے' نہ معاملہ خداوندی سے عبرت پذیر ہوئے' بلکہ مبارک احمد کی وفات پر ایک "نئے یحییٰ" کی خوشخبری کا اعلان کر دیا' مگر افسوس ہے کہ یحییٰ صاحب کی تشریف آوری سے پہلے ہی مرزا صاحب کا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا اور مصلح موعود کی پیشگوئی دھری کی دھری رہ گئی۔

خواتین مبارکہ :

۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مرزا صاحب نے تحدی آمیز خدائی اعلان کیا تھا کہ :

"خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو تو اس کے بعد پائے گا' تیری نسل بہت ہوگی۔"

اس اعلان کے بعد مرزا صاحب کو کوئی نئی "خاتون مبارک" تو نصیب نہ ہوئی' البتہ ایک "خاتون مبارک" کو طلاق ضرور ہوئی' شاید "خدائی بشارت" کی تعبیر یہی ہوگی کہ بعض صاحب اولاد خواتینِ مبارکہ تیرے حبالہ عقد سے آزاد ہو جائیں گی اور تیرا گھر اجڑ جائے گا، بیٹے عاق ہو جائیں گے، بہو کو طلاق ہو جائے گی' اور ایک نئی سنت مسیحی قائم ہو جائے گی۔

کنواری اور بیوہ :

۱۸۹۹ء میں مرزا صاحب نے خدائی اعلان جاری کیا کہ قریباً اٹھارہ سال قبل بکر و ثیب کا الہام ہوا تھا :

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا' ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا...... اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔"

(تریاق القلوب ۳۴ روحانی خزائن ص ۲۰۱ ج ۱۵)

مرزا صاحب کو تادم واپسیں بیوہ کا انتظار رہا' نہ جانے خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کی کون سی غلطی دیکھ کر الہامی ارادہ تبدیل فرمالیا۔

نیک سیرۃ اہلیہ :

۸ / جون ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب نے مولوی نور دین کو لکھا کہ :

"شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتیں، کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا، سو اس کا نام بشیر ہوگا' میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزندِ مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اسی بات پر ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک عدد نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرۃ اہلیہ تمہیں عطا ہوگی' وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔" (مکتوباتِ احمدیہ جلد ۵ ص ۲)

افسوس ہے کہ "الہامات" کے باوجود نہ کوئی پارسا طبع اور نیک سیرۃ اہلیہ انہیں عطا ہوئی' نہ الہامی فرزند متولد ہوا۔

تیسری شادی

تقدیرِ مبرم :

۲۰ / جون ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب نے مولوی نور دین کو لکھا کہ :

"اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو ان کی قوتِ ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھ کچھ امورِ غیبیہ بتا دیتا ہے' اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارۂ غیبی ہوا ہے' تب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے' اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں' مگر بالطبع کارہ ہے' اور ہر چند اول اول چاہا کہ یہ امر

غیبی موقوف رہے مگر متواتر الہامات اور کشوف اس بات پر دلالت
کررہے ہیں کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔"   (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ ص ۲)

لیکن افسوس ہے کہ مرزا صاحب کے یہ متواتر الہامات بھی غلط نکلے اور نکاح کا نہ ہونا "تقدیر مبرم" ثابت ہوا۔

محمدی بیگم :

"مرزا صاحباں" کی طرح "مرزا محمدی" کا قصہ بھی شہرۂ آفاق ہے، مرزا صاحب نے اپنے اعزہ میں ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا رشتہ طلب کیا مگر منظور نہ ہوا، ترغیب و تہدید سے کام لیا مگر غیر مفید ثابت ہوا، منت سماجت، خوشامد و سفارش کی ساری ترکیبیں غیر مؤثر ثابت ہوئیں۔ مرزا صاحب نے اس موضوع پر اتنا لکھا کہ ایک دلچسپ الف لیلیٰ مرتب ہو سکتی ہے، یہاں اس کا آغاز و انجام ملاحظہ فرمایئے :

سلسلہ جنبانی :

مرزا صاحب نے اس نکاح کی جانب اشارہ اگرچہ ۲۰ / فروری ۱۸۸۶ء کے تحدی آمیز اشتہار میں بھی کیا تھا مگر باقاعدہ سلسلہ جنبانی کے لئے ۲۰ / فروری ۱۸۸۸ء کو محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ کے نام خدائی حکم نامہ بھیجا کہ :

"ابھی مراقبہ سے فارغ ہی ہوا تھا تو کچھ غنودگی سی ہوئی اور خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ احمد بیگ کو مطلع کردے کہ وہ بڑی لڑکی کا رشتہ منظور کرے...... اور میں نے اس کا حکم پہنچادیا تاکہ اس کے رحم و کرم سے حصہ پاؤ...... اور اس کے علاوہ میری املاک خدا کی اور آپ کی ہے۔"   (قادیانی مذہب طبع جدید فصل آٹھویں ص ۳۵۶)

اعلان فسخ :

۲۰/فروری ۱۸۸۶ء سے ۱۹۰۷ء تک مرزا صاحب اس خواہش کی تکمیل کے منتظر رہے، لیکن خدا کو منظور نہ ہوا۔ آخر کار حقیقۃ الوحی میں مرزا صاحب نے فسخِ نکاح کا اعلان کر دیا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۳ روحانی خزائن ص ۵۷۰ ج ۲۲):

صد شکر کہ آ پہنچا لبِ گور جنازہ
لو بحر محبت کا کنارہ نظر آیا

آتھم کا غم :

۵/جون ۱۸۹۳ء کو مرزا صاحب نے اپنے دجال (عبداللہ آتھم) کو پندرہ مہینے بسزائے موت ہاویہ میں گرانے کا آسمانی حربہ چلایا، ۵/ستمبر ۱۸۹۴ء اس کی آخری میعاد تھی، مرزا صاحب نے اپنے لاؤ لشکر سمیت اس کی موت کے لئے ہزارہا جتن کئے، ٹونے ٹوٹکے بھی کئے کرائے، دعائیں بھی کیں، مگر یہ حربہ بھی بتقدیرِ خداوندی ناکام رہا۔ مرزا صاحب کی ناکامی دیکھ کر بعض مرزائی عیسائی بن گئے اور مرزا صاحب کو کافی دقتیں اٹھانا پڑیں۔

الغرض جب سے مرزا صاحب "مسیح موعود" بنے خدا تعالیٰ کی مشیت نے فیصلہ کر لیا کہ مرزا صاحب جو کچھ کہیں واقعہ اس کے خلاف رونما ہوا کرے۔ خود غلبہ اسلام کی پیش گوئی جو مرزا صاحب نے فرمائی تھی اس کا انجام ایک صدی بعد بھی یہی نکلا کہ مرزا صاحب اور ان کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دے دیا گیا۔ قادیانی صاحبان اس فقیر کی پیش گوئی نوٹ کر لیں کہ مرزا صاحب کی "غلبہ اسلام کی پیش گوئی" کبھی پوری نہیں ہوگی۔ اسلام انشاء اللہ ضرور غالب آئے گا، مگر

اصل مسیح علیہ السلام کے ذریعہ، کسی نقلی مسیح کے ذریعہ نہیں، قادیانی لیڈر جب بھی قادیانیت کے غلبہ کی بڑ ہانکتے سنائی دیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ تقدیر کا فیصلہ اس کے الٹ ہونے والا ہے۔

(ہفت روزہ "لولاک" لائل پور ۷/ اپریل ۱۹۷۵ء)